© rasailojaraid.com



تھا۔ شعراء فی البدیہہ شعری محفلوں میں اپنے کلام کو پیش کرتے تھے اور سامعین اپنے دلوں میں اسے محفوظ کر لیتے تھے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دورِ جاہلی میں ہر شاعر کے پاس ایک متعین راوی ہوا کرتا تھا جس کا کام ہی اپنے استاد کے اشعار کو نقل کرنا اور انھیں عام کرنا ہوتا تھا۔[۲۹]

۷۔ اس کی مزید وضاحت حدیث پاک کے مجموعوں سے بھی ہوتی ہے۔ حدیث پاک کا مقام و مرتبہ مسلمانوں کے نزدیک ہمیشہ اور ہر دور میں بلند و برتر رہا ہے اور مسلمان اس کی روایت کو ہمیشہ مقدس اور متبرک وظیفہ تصور کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک اس کی تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ جب حدیث پاک کے ساتھ عربوں کا معاملہ یہ رہا تو جاہلی شاعری کے متعلق یہی بات اور زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔[۳۰]

۸۔ عربی شاعری کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاہلی شعراء کے نزدیک ان کے اشعار کے تحفظ اور بقا کا واحد ذریعہ زبانی روایت تھی۔ چنانچہ ہر شاعر کے ساتھ کسی نہ کسی راوی کا ذکر تاریخی کتابوں میں ضرور ملتا ہے۔ اگر روایت کے علاوہ کوئی اور ذریعہ ہوتا تو اسکا ذکر بھی شعراء کے کلام میں یقیناً ملتا۔[۳۱]

مذکورہ بالا دلائل پر غور و خوض کرنے کے بعد اس رائے کا قائم کر لینا غلط نہ ہوگا کہ معلقات کی مشہور وجہ تسمیہ متعدد پہلوؤں سے تاریخی اور عقلی کسوٹی پر پوری پوری نہیں اترتی ہے۔ اس لئے اس کو صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ اب فطری طور سے یہ سوال ذہنوں میں پیدا ہو رہا ہوگا کہ معلقات کی حقیقی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ معلقات کا ماخذ "عِلْقٌ" ہے جس کا ایک معنی لغت میں قیمتی چیز یا کافی غور و فکر کے بعد حاصل کی گئی چیز بیان کیا جاتا ہے اور دوسرا معنی[۳۲] ربط و تعلق اور وابستگی[۳۳] آتا ہے۔ ان دونوں معانی کو سامنے رکھ کر ان قصائد کی ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



وجہ تسمیہ یہ قرار پائے گی کہ چونکہ عربوں نے ان قصائد کو انتہائی قیمتی چیز تصور کیا تھا اور ان کو اپنے خزانوں میں زر و جواہرات کی طرح حفاظت سے رکھا تھا اس لئے ان کا نام معلقہ رکھا گیا۔ دوسری وجہ تسمیہ یہ قرار پائے گی کہ چونکہ عربوں نے ان قصائد سے مخصوص ربط و تعلق اور وابستگی کی بنیاد پر انھیں ہمیشہ اپنے ذہنوں میں حاضر اور دلوں میں بسائے رکھا اس لئے ان کا نام معلقہ رکھ دیا گیا۔[۵]

وجہ تسمیہ سے متعلق ان اختلافات سے قطع نظر یہ امر واقعہ ہے کہ یہ قصائد جاہلی عربوں کی زبان دانی، حسن ذوق، لطافت خیال اور آزادئ فکر داد کے بہترین ترجمان ہیں۔ عربوں کی معاشرت، معیشت، سیاست اور زبان و ادب سے متعلق ریسرچ و تحقیق میں ان قصائد پر کافی انحصار کیا جاتا ہے یہ قصائد جاہلی عربوں کی زندگی کا سرمایۂ افتخار ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض تجدد پسند اور ترقی پسند ادباء ان کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکے اور ان کی صحت و ثقاہت پر اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کر دیا:

## حواشی:

۱ھ ابو زید محمد بن خطاب القرشی، جمہرۃ اشعار العرب، المطبعۃ الرحمانیہ مصر ۱۹۲۶ء

۲ھ ابو عبداللہ الحسین بن احمد الزوزنی، شرح معلقات السبع مطبعۃ مصطفیٰ الحلبی و اولادہ، مصر ۱۹۵۰ء

۳ھ ابو زکریا یحییٰ بن علی التبریزی، شرح المعلقات العشر، المکتبۃ السلفیۃ القاہرہ مصر ۱۳۴۳ھ

۴ھ علامہ ابن خلدون، مقدمہ، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر صفحہ ۵۸۱

۵ھ عبدالسلام محمد ہارون، مقدمہ علی شرح القصائد السبع الطوال الجاہلیات لابی محمد بن القاسم الانباری، دار المعارف مصر ۱۹۶۳ء [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



۶ه کارل بروکلمان، ترجمہ عبدالحلیم نجار، تاریخ الادب العربی، دارالمعارف مصر، الطبعۃ الرابعۃ، صفحہ
۷ه جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، الجزء الاول، دارالہلال مصر، صفحہ ۱۲۰
۸ه مصطفیٰ صادق رافعی، تاریخ آداب العرب، دارالکتاب العربی ... صفحہ ۱۸۹، الجزء الثالث۔
۹ه شوقی ضیف، العصر الجاہلی، دارالمعارف مصر، الطبعۃ السابعۃ، صفحہ ۱۴۰
۱۰ه علامہ ابن خلدون، مقدمہ، صفحہ ۵۸۰
۱۱ه ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی، العقد الفرید، مکتبۃ المثنی بغداد، سنہ ۱۹۷۶ء، صفحہ ۳۶۹
۱۲ه ابن رشیق، العمدۃ فی صناعۃ الشعر و نقدہ، مطبعۃ القاہرۃ مصر، الطبعۃ الاولیٰ، سنہ ۱۹۰۷ء، صفحہ ۶۱
۱۳ه الزوزنی، ۱۰۶۱ المعلاق، بحوالہ مقدمہ عبدالسلام ہارون۔ شرح القصائد السبع الطوال الجاہلیات۔ صفحہ ۱۳۔
۱۴ه جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، مطبع و سن طباعت مذکور، صفحہ ۱۰۴
۱۵ه ڈاکٹر عمر فروخ، تاریخ الادب العربی، الجزء الاول، دارالعلم للملایین بیروت، صفحہ ۷۴
۱۶ه یاقوت حموی، معجم الادباء، الجزء العاشر، مطبعۃ دارالمامون، صفحہ ۲۶۶۔
۱۷ه رینولڈ نکلسن، ترجمہ ڈاکٹر صفا خلوصی، تاریخ الادب العربی فی الجاہلیۃ و صدر الاسلام، مطبعۃ المعارف بغداد، سنہ ۱۹۷۰ء، صفحہ ۱۶۲۔
۱۸ه کارل بروکلمان، تاریخ الادب العربی، صفحہ ۶۵۔
۱۹ه مصطفیٰ صادق رافعی، تاریخ آداب العرب، الجزء الثالث، صفحہ ۱۸۸۔
۲۰ه شوقی ضیف، العصر الجاہلی، صفحہ ۱۵۰۔
۲۱ه [illegible] ، تاریخ الادب العربی فی الجاہلیۃ و صدر الاسلام، صفحہ ۱۶۲

© rasailojaraid.com

۲۲ـ عبدالسلام ہارون، مقدمہ علی شرح القصائد السبع الطوال الجاہلیات، صفحہ [illegible]۔

۲۳ـ محمد [illegible]، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، الجزء الاول، صفحہ [illegible]۔

۲۴ـ پروفیسر رینولڈ نکلسن، تاریخ الادب العربی فی الجاہلیۃ وصدر الاسلام، صفحہ [illegible]۔

۲۵ـ مصطفیٰ صادق رافعی، تاریخ آداب العرب، الجزء الثالث، صفحہ [illegible]۔

۲۶ـ شوقی ضیف، العصر الجاہلی، صفحہ ۱۵۹۔

۲۷ـ " " "

۲۸ـ " " " صفحہ ۱۴۰

۲۹ تا ۳۲ـ " " "

۳۳ـ نکلسن، تاریخ الادب العربی فی الجاہلیۃ وصدر الاسلام، صفحہ ۱۶۳ ایضاً
عمر فروخ، تاریخ الادب العربی، دار العلم للملایین بیروت، صفحہ ۱۵۔

ختم شد